نوحہ

رن میں اِس شان سے بے شِیر مجاہد آیا
مثلِ عباسؑ لڑا صورتِ حیدرؑ آیا

موجیں تھراتی ہیں اور خوف سے لرزاں ہے فرات
آج کس پیاسے نے دریا کو طلب فرمایا

کتنا کاری تھا تری پیاس کا حملہ اصغرؑ
زخم دریا کے کلیجے کا نہیں بھر پایا

آج بھی خاک پہ دریا کا پڑا ہے لاشہ
پیاس کے ڈر سے کسی نے بھی نہیں دفنایا

یہ ہی وہ شیر ہے جو موت کو بچپن دے کر
دشت میں دینِ محمد پہ جوانی لایا

دین کیا اِس نے شہہِ دیں کی حفاظت کی ہے
روکا گردن پہ اُسے تیر جو اُن پر آیا

دیں بچانے کے لیئے ایسا گیا خیمے سے
مڑ کے جھولے کی طرف دیکھا نہ واپس آیا

پیاس نے ہنستے ہوئے دیکھا جو دریا کی طرف 385
خشک ساحل ہوا دریا کو پسینہ آیا

ماں کو لپٹے ہوئے دیکھا ہے ہمیشہ گوہرؔ
جب کہیں اصغرؑ بے شِیر کا جھولا آیا